آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی

سیرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خاتم المرسلین

از قلم

مفتی محمد یوسف چشتی

مقدمہ

قاری محمد زبیر العطاری

شرفِ انتساب

میں حضرت مفتی محمد یوسف چشتی صاحب اپنی کتاب کا شرف انتساب اپنے والدین مرحومین کے ساتھ کرتا ہوں، جنہوں نے میری زندگی میں علم، اخلاق، محبت اور روحانی بصیرت کی بنیاد رکھی۔ والدین کا سایہ انسان کی زندگی کی سب سے بڑی نعمت ہے اور ان کی یادیں ہمیشہ دل و دماغ میں روشنی اور سکون پیدا کرتی ہیں۔ میری یہ سعادت ہے کہ والدین کی خدمت، تعلیم اور قربانیوں کے باعث یہ کتاب ترتیب دی گئی اور نسل در نسل علم و محبت منتقل کرنے کا ذریعہ بنی۔

والدین مرحومین کی محنت، قربانی اور علم و فضل کی روشنی نے میری زندگی کو علم و بصیرت کی راہوں پر روشن کیا اور اسی روشنی کی بدولت یہ کتاب تحریر ہو سکی۔ ان کی دعائیں اور تربیت ہمیشہ میرے لیے مشعل راہ رہی ہیں۔ والدین کی یادیں اور ان کے اخلاق و کردار کی عظمت آج بھی میرے دل و دماغ میں روشن ہیں اور اس کتاب کے ہر حرف میں ان کی نیک نیتی اور قربانیوں کا اثر محسوس ہوتا ہے۔

میں والدین مرحومین کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے، اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی یادیں ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہیں اور ان کی خدمات نسل در نسل منتقل ہوتی رہیں۔

یہ شرفِ انتخاب نہ صرف والدین کی یاد و محبت کے لیے ہے بلکہ ان کی خدمات اور قربانیوں کو اجاگر کرنے اور ایصال ثواب کا ذریعہ بنانے کے لیے بھی ہے۔ ساتھ ہی یہ کتاب قاری کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، احترام اور اخلاق کی قدر پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

مقدمہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے علم، ہدایت اور روحانی سکون کا ذریعہ ہے۔ نبی رحمت، نبی رحمت و خاتم النبیین، کی زندگی انسانی تاریخ کے لیے سب سے عظیم اور روشن مثال ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے ہر زمانے اور ہر قوم کے لیے اخلاق، عدل، ایمان، محبت اور انسانی ہمدردی کے اعلیٰ اصول قائم کیے۔ ہماری یہ سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ ہم اسی نبی پاک کی تعلیمات اور طرزِ زندگی کو سمجھنے اور نسل در نسل پہنچانے کی کوشش کریں۔ یہ کتاب اسی مقصد کے تحت ترتیب دی گئی ہے تاکہ ہماری آئندہ نسلیں، ہمارے عزیز و اقارب، ہمارے بہن بھائی، خواتین اور بچے، سب اس نورانی زندگی سے روشنی حاصل کریں اور محبتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اضافہ ہو۔

یہ مجموعہ اس جذبے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے کہ ہمارے مرحومین کے ایصال ثواب کا سبب بنے اور ہمارے اہلِ خانہ کی نیک نیتی اور دعاؤں کی برکت شامل ہو۔

یہ کتاب ترتیب دینے کا عظیم شرف والد محترم حضرت علامہ مفتی محمد یوسف چشتی صاحب کو حاصل ہوا ہے۔ آپ کی محنت، علم و فہم، اور روحانی بصیرت نے اس کتاب کی تحقیق و ترتیب کو جامع اور مستحکم بنایا۔ میری سعادت یہ ہے کہ میں محمد زبیر نے اس مقدس اور نورانی کام کے لیے مقدمہ لکھا ہے، تاکہ قاری کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی اہمیت، شان، اور برکات سے روشناس کروایا جا سکے۔

یہ کتاب نہ صرف معلوماتی اور علمی خزانہ ہے بلکہ ایک روحانی یاددہانی بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں چھپے ہوئے اخلاقی، معاشرتی، اور روحانی سبق آج بھی ہمارے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔

یہ حصہ مقدمہ اس حقیقت اور نیک نیت کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے کہ یہ کتاب ہر قاری کے دل میں محبتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کرے، اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی تحریک دے۔

اس کتاب کا مقصد صرف تاریخ بیان کرنا یا واقعات کا سلسلہ ترتیب دینا نہیں ہے بلکہ یہ ایک جامع علمی اور روحانی مجموعہ ہے، جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے ہر باب میں اخلاق، عبادت، معاشرت، سیاست اور انسانی ہمدردی کے اعلیٰ نمونے کو نمایاں کیا گیا ہے، تاکہ ہر قاری نہ صرف علمی طور پر مستفید ہو بلکہ دل و روح بھی روشنی حاصل کرے۔

یہ کتاب ولادت مبارکہ سے لے کر وصال تک کے تمام اہم مراحل کو محیط ہے۔ اس میں ابتدائی زندگی، یتیمی، کفالت، نوجوانی، بعثت، مکہ میں دعوت، مدینہ میں قیام نبوی، غزوات، فتوحات اور آخری ایام تک کی زندگی شامل ہے۔ ہر باب کو انسائیکلوپیڈیا طرز میں ترتیب دیا گیا ہے تاکہ قاری کو علمی معلومات، تاریخی حقائق اور اخلاقی بصیرت یکجا اور بلیغ انداز میں فراہم ہو۔

کتاب کا اجمالی خاکہ کچھ یوں ہے:

باب اوّل:

ولادت و ابتدائی حالات – نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت، نسب، والدین ماجدین، ابتدائی نشانات اور بچپن میں معجزات کی تفصیل۔

باب دوم:

یتیمی، کفالت اور نوجوانی – یتیمی کی زندگی، دادا اور چچا کی سرپرستی، ابتدائی روزگار اور تجارتی سفر شام کی حکایات، اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح۔

باب سوم:

بعثت و وحی کا آغاز – غارِ حرا میں روحانی خلوت، پہلی وحی، گھبراہٹ و تسلی، ابتدائی دعوت اور اہلِ بیت کی پذیرائی۔

باب چہارم:

مکہ میں دعوتِ عام و مخالفت – اعلان نبوت، مظالم قریش، شعب ابی طالب کی محاصرت، اور نبوی حکمت عملی۔

باب پنجم:

سفرِ ہجرت کے پیش خیمے – طائف کا سفر، حبشہ ہجرت، معراج، بیعتِ عقبہ اور غارِ ثور کے واقعات۔

باب ششم:

مدینہ میں قیام نبوی اور اسلامی ریاست کے قیام – مدینہ میں ہجرت، مسجد نبوی کی تعمیر، یثاقِ مدینہ، عدل و انصاف، اجتماعی عبادات اور نبوی تعلیمات۔

باب ہفتم:

غزوات اور اسلامی فتوحات – غزوات بدر، احد، خندق، خیبر، صلح حدیبیہ، اور فتوحات مکہ کے تاریخی، سماجی اور اخلاقی پہلو۔

باب ہشتم:

آخری ایام، وصال اور پیغام اسلام – آخری حج، بیماری اور وصیت، وصال مبارک، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغامِ حیات کی جامع تصویر۔

یہ کتاب تحقیقی، علمی، اور روحانی اعتبار سے مکمل ہے۔ ہر باب میں تاریخی حوالہ جات، حدیث و سیرت کے مصادر، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریفی القابات شامل ہیں تاکہ قاری کو علمی صحت، روحانی قوت، اور اخلاقی رہنمائی ایک ساتھ مل سکے۔

یہ کتاب اس جذبے کے ساتھ مرتب کی گئی ہے کہ یہ نسلوں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، اخلاق اور تعلیمات کو منتقل کرے۔ ہر قاری، خواہ وہ بچہ ہو یا بالغ، مرد یا عورت، اہل علم یا نادان، سب اس میں اپنے لیے کچھ نہ کچھ سیکھ سکیں اور اپنی زندگی کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں بہتر بنا سکیں۔

یہ حصہ مقدمہ اس نیک نیت اور پاک مقصد کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے کہ یہ کتاب علم، محبت اور روحانی سکون کا خزانہ بن جائے اور ہر مسلمان کے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان کو بٹھا دے.

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف انسانیت کے لیے رحمت تھے بلکہ اخلاق، عدل، ایمان، محبت اور ہمدردی کے اعلیٰ نمونے بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں ہر دور کے انسان کے لیے سبق موجود ہے۔ یہ کتاب اسی عظیم شخصیت کے اعمال، اقوال، اور معجزات کو جامع انداز میں پیش کرتی ہے، تاکہ ہر قاری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے علم، اخلاق اور روحانیت حاصل کرے۔

کتاب کا مقصد صرف تاریخ بیان کرنا نہیں بلکہ ہر مسلمان کے دل میں محبتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اخلاقی بصیرت، اور روحانی ہدایت پیدا کرنا ہے۔ یہ کتاب ولادت مبارکہ سے لے کر وصال تک کے تمام اہم مراحل پر محیط ہے اور ہر باب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت، اخلاقی فضائل، اور انسانی ہمدردی کے پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

یہ کتاب ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی پیروی کیسے ہماری زندگیوں میں نور، سکون اور محبت پیدا کر سکتی ہے۔ ہر قاری، چاہے وہ بچہ ہو یا بالغ، مرد یا عورت، اہل علم یا نادان، سب اس میں اپنے لیے رہنمائی، اخلاقی سبق، اور محبتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبے کو پا سکتا ہے۔

یہ نچوڑ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی صرف تاریخ نہیں بلکہ رہنمائی، محبت، اخلاق، اور روحانی روشنی کا بحر ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنا، انسان کی شخصیت کو کامل، معاشرت کو منظم، اور دل کو روشن کرتا ہے۔

یہ کتاب والد محترم حضرت علامہ مفتی محمد یوسف چشتی صاحب کی محنت، علم و فہم اور بصیرت کا نتیجہ ہے، اور مقدمہ نگار حافظ محمد زبیر کی طرف سے قاری کے لیے محبت، احترام، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو سمجھنے کی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

ساتھ ہی خال محترم، جو بدر منیر کے لقب سے مشہور ہیں، حضرت علامہ منیر عباس چشتی کی دعاؤں اور رہنمائی کا ذکر بھی شامل ہے، جن کی توجہ نے کتاب کو مزید کامل اور جامع بنایا۔

یہ کتاب ہمارے لیے ایک روحانی خزانہ، علمی ماخذ، اور محبتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد دہانی ہے، جو ہر مسلمان کے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عشق، احترام اور محبت کو بڑھا دیتی ہے۔

حافظ محمد زبیر

25 ستمبر 2025

باب اوّل: ولادت و ابتدائی حالات

1• ولادتِ مبارکہ اور تاریخی ماحول

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی رحمت و خاتم النبیین، کی ولادت عام الفیل کے مبارک سال میں ہوئی۔ اس سال کو جزیرہ نما عرب میں ایک تاریخی سنگِ میل کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔ اس زمانے میں عرب معاشرہ قبیلائی اصولوں اور جاہلیت کی تہذیب میں ڈوبا ہوا تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس تاریک دور میں ایک ایسا نوری ستارہ بھیجا، جو انسانیت کے لیے رہنمائی، اخلاق و حکمت اور روحانی روشنی کا سرچشمہ بنا۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 6؛ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 18)

2• نسبِ پاک اور قبیلہ قریش میں مقام

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسبِ پاک معزز قبیلہ قریش کے شاندار خاندان سے جڑا ہوا ہے۔ والدِ گرامی حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب شجاعت و تقویٰ کے مالک اور والدہ محترمہ حضرت آمنہ بنت وہب ایمان و فضائل کی حامل تھیں۔

قبیلہ قریش جزیرہ نما عرب میں اپنی تجارتی، اخلاقی اور سیاسی اہمیت کے لیے مشہور تھا۔ اسی ماحول نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتدائی تربیت اور اخلاقی اقدار کی بنیادیں فراہم کیں، جو بعد میں آپ کی عظیم شخصیت اور انسانیت کی رہنمائی میں نمایاں ہوئیں۔

(طبری، تاریخ الامم والملوک، جلد، 2 صفحہ 45

ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3 صفحہ 12)

3• والدین ماجدین اور ابتدائی اثرات

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا اور والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی شخصیتیں بلند اخلاق، ایمان و تقویٰ اور حسن سلوک کی حامل تھیں۔ ان کے فیوض و کرامات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی زندگی پر روحانی اثرات ڈالے، اور آپ کی شخصیت کی جاذبیت، حکمت، شجاعت اور عظمتِ اخلاق کی بنیادیں مضبوط کیں۔

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 2؛2ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ 18)

4• ولادت کے معجزات اور کائناتی نشانات

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے سال میں وقوع پذیر ہونے والے معجزات، جیسے سالِ عام الفیل اور دیگر آفاقی نشانات، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نبوت کی پیش نشانی کے طور پر منظرِ عام پر آئے۔

یہ معجزات اہلِ عرب میں تعجب و حیرت پیدا کرنے والے تھے اور آنے والے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور رحمت للعالمین ہونے کی علامت بنے۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 19؛
الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد، 2صفحہ 47)

5• بچپن کی کفالت اور ابتدائی تربیت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی تربیت والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی شفقت، محبت اور قبیلے کی اخلاقی اقدار کے زیر اثر ہوئی۔

یہ دور آپ کی شخصیت میں شجاعت، صبر، حِلم، عدل و انصاف کے معیار کو پروان چڑھانے والا ثابت ہوا، اور آپ کی عظیم اخلاقی خصوصیات کی بنیاد اس وقت ہی رکھی گئی۔

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 4–25؛ 2
ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 20)

6• ابتدائی معجزات شق صدر، روحانی خواب و رویے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچپن میں وقوع پذیر ہونے والے معجزات، جیسے شقِ صدر اور روحانی خواب و رویے، آپ کی نبوت کی ابتدائی نشانیاں تھے۔ یہ واقعات اہلِ عرب اور آپ کے قبیلے کے لیے آپ کی شخصیت کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت کا مظہر تھے، جو بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی میں رہنمائی اور علم و حکمت کا سرچشمہ بنے۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 8؛ 2
الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 49)

باب دوم: یتیمی، کفالت اور نوجوانی

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی رحمت و خاتم النبیین، کی نوجوانی اور یتیمی کی زندگی ایک ایسا روشن باب ہے جو انسانیت کے لیے اخلاق، حکمت، صبر و شجاعت، اور معاشرتی بصیرت کے عملی نمونوں سے بھرا ہوا ہے۔

اس باب میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یتیمی، دادا اور چچا کی سرپرستی، تجارتی تربیت، "امین" لقب، اور نکاحِ مبارک کے تاریخی، معاشرتی اور اخلاقی پہلوؤں کو تفصیل کے ساتھ پیش کریں گے۔

1• یتیمی کی زندگی اور دادا عبدالمطلب کی سرپرستی

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد آپ یتیم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم انسانیت ساز کی حفاظت کے لیے دادا بزرگوار حضرت عبدالمطلب کو سرپرست مقرر فرمایا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی شجاعت، تقویٰ، اور قبیلے میں بلند مقام نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنوں اور مشکلات سے محفوظ رکھا۔ اس سرپرستی نے آپ کی شخصیت میں صبر، حِلم، اور اعلیٰ اخلاق کی بنیادیں استوار کیں۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 3؛ 3ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 35)

2• حضرت ابو طالب کی حمایت اور قبیلے میں مقام

دادا کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی اور حفاظت کے لیے مقرر فرمایا۔

حضرت ابو طالب کی محبت، حکمت و فراست اور قبیلے میں بلند مقام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رکھا۔ یہ سرپرستی نہ صرف آپ کی جسمانی حفاظت کا ذریعہ بنی بلکہ آپ کی شخصیت میں حکمت، شجاعت، اور معاشرتی شعور کی نشوونما کی۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 6؛3
الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 51)

3• ابتدائی روزگار: چراگاہیں اور تجارتی کاروان

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یتیمی کے باوجود اپنی زندگی کا آغاز محنت، عاجزی اور صداقت کے ساتھ کیا۔ آپ ﷺ نے ابتدائی عمر میں قبیلے کے مویشیوں کی دیکھ بھال کی اور نوجوانی میں تجارتی کاروانوں کے ساتھ سفر کر کے دنیاوی معاملات، تجارتی مہارت اور مختلف قبائل کی معاشرتی روایات کا علمی ادراک حاصل کیا۔ یہ تجربات آپ کی اعلیٰ اخلاقی تربیت، قیادت کی صلاحیتوں، اور امانت و دیانت کی عالمی پہچان کے لیے بنیاد فراہم کرنے والے ثابت ہوئے۔

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 8؛3 ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 28)

4• صداقت و امانت کا عالمی معیار اور "امین" لقب

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی رحمت، کی دیانت و امانت نے آپ ﷺ کو "امین" کے لقب سے ممتاز کیا۔ یہ لقب جزیرہ نما عرب میں آپ کی شخصیت کی سچائی، عدل و انصاف، اور اخلاقی بلندی کی علامت بن گیا۔ قریش کے تمام لوگ آپ کی امانت اور دیانت کے قصے سن کر آپ کو ہر معاملے میں قابلِ اعتماد جانتے تھے۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 40؛
الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 54)

5 • تجارتی سفر شام: تجارتی، معاشرتی اور تاریخی پہلو

نوجوانی میں حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شام اور دیگر علاقوں کا تجارتی سفر کیا۔ یہ سفر نہ صرف آپ کی تجارتی تربیت کا ذریعہ تھا بلکہ اس دوران آپ نے مختلف قبائل، معاشرتی روایات، ثقافتی تنوع اور انسانوں کے رویوں کو بھی گہرائی سے سمجھا۔ یہ تجربہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالمی بصیرت اور اخلاقی حکمت کی ابتدا تھا۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 42؛ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 43)

6 • نکاحِ مبارک: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتۂ ازدواج

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نوجوانی کا سب سے مبارک واقعہ آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح ہے۔

یہ مقدس رشتہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور رحمت کا مظہر تھا، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں سکون، حوصلہ اور اخلاقی مضبوطی فراہم کی۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حکمت، ایمان و تقویٰ اور اعلیٰ اخلاقیات نے نبوی زندگی کے ہر پہلو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاونت کی۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 5؛4ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 46؛ الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد، 2صفحہ 57)

باب سوم: بعثت و وحی کا آغاز

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی رحمت و خاتم النبیین، کی بعثت اور وحی کا آغاز انسانی تاریخ کا ایک ایسا سنہرہ باب ہے جس نے جزیرہ نما عرب کی زندگی کے ہر پہلو کو بدل کر رکھ دیا۔ یہ باب نہ صرف روحانی بصیرت اور اخلاقی رہنمائی سے بھرا ہوا ہے بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت، نبوی مشن کی عظمت اور انسانی ترقی کے اصول بھی نمایاں ہیں۔

1•غارِ حرا اور روحانی خلوت گزینی

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوجوانی اور جوانی میں اللہ تعالیٰ کی قربت کے لیے غارِ حرا میں تنہائی اختیار کی۔

یہ روحانی خلوت آپ کی فکری اور معنوی تیاری تھی، جس نے نبوت کے عظیم مشن کے لیے آپ کو علم، حکمت اور روحانی طاقت سے آراستہ کیا۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 0؛5ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 52)

•2 پہلی وحی: نزول، کیفیت اور معنوی اثرات

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل فرمائی، جب جبرائیل امین علیہ السلام غارِ حرا میں تشریف لائے اور کلماتِ مقدسہ "اقْرَأْ" کے ساتھ وحی کا آغاز ہوا۔

یہ روحانی تجربہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ابتدائی صدمہ اور اسی کے ساتھ شاندار معنوی بلندیاں لے کر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت میں علم، حکمت، صبر اور اللہ تعالیٰ کی قربت کا غیر معمولی جذبہ پیدا ہوا۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 4؛ 5 الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 60)

•3 گھبراہٹ و تسلی: سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کردار

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی وحی کے بعد گھبراہٹ اور تشویش میں مبتلا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے زوجہ محترمہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو باعثِ تسلی اور حوصلہ بنایا۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ صرف روحانی حمایت دی بلکہ یقین دلایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کر کے عظیم مشن کے لیے بھیجا ہے۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 6؛ 5 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 58)

4• حضرت ورقہ بن نوفل اور عصرِ جاہلیت میں تنقیدی مطالعہ

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ابتدائی وحی کے بعد حضرت ورقہ بن نوفل سے مشورہ اور رہنمائی حاصل کی۔ حضرت ورقہ رضی اللہ عنہ، جو پہلے اہلِ کتاب میں سے تھے اور عربی معاشرتی و مذہبی حالات سے واقف تھے، نے تصدیق کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی طرف سے نبوت عطا ہوئی ہے۔

یہ قدم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی اولین بنیاد اور تاریخی سمت کا تعین تھا۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 9؛5 الطبری،
تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 63)

5• ابتدائی دعوت و اہلِ بیت کی پذیرائی

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نبوت کے آغاز میں سب سے پہلے اہلِ بیت اور قریبی رشتہ داروں کو دعوت دی۔

یہ ابتدائی دعوت نہ صرف ذاتی ایمان و اعتقاد کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بنی بلکہ آپ کے اطراف میں چھوٹے حلقۂ صحابہ کی شکل میں ایک مضبوط بنیاد بھی قائم ہوئی۔

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 2؛6
ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 45)

6• خفیہ دعوت اور ابتدائی صحابہ کی شمولیت

ابتدائی طور پر حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوتِ الٰہی کو خفیہ طور پر جاری رکھا، تاکہ دشمنی کے آثار کم سے کم ہوں اور ابتدائی صحابہ مؤمنین کا حلقہ مضبوط ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور دیگر صحابہ نے اس خفیہ دعوت میں شامل ہو کر ایمان کی بنیاد رکھی۔

یہ مرحلہ اللہ تعالیٰ کے منتخب رسول کی دعوت کے استقامت، حکمت اور سماجی منصوبہ بندی کا مظہر تھا۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 5؛6 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 67؛ الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد، 2 صفحہ 68)

باب چہارم: مکہ میں دعوتِ عام و مخالفت

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی رحمت و خاتم النبیین، کی مکہ مکرمہ میں دعوتِ عام کی مدت انسانی تاریخ کے لیے ایک سنہرہ باب ہے۔ اس عرصے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف اخلاق و حکمت کے اعلیٰ معیار قائم کیے بلکہ جزیرہ نما عرب میں عدل، انصاف اور توحید کے اصولوں کو اجاگر کیا۔

دعوتِ عام کے دوران نہ صرف ایمان لانے والوں کا حلقہ بڑھا بلکہ مخالفین کی سازشیں، سماجی ظلم و ستم، اور قبیلے کی مخالفتیں بھی سامنے آئیں، جن سے نبوی حکمت و صبر کی غیر معمولی مثالیں قائم ہوئیں۔

1• اعلانِ نبوت اور کوہِ صفا پر تاریخی واقعہ

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان لوگوں کے سامنے کیا، جس کا تاریخی واقعہ کوہِ صفا اور مکہ کے مرکز میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہ اعلان اللہ تعالیٰ کے پیغام کی برپاکاری اور انسانی ضمیر کو روشنی سے منور کرنے کی ابتدا تھی۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 70؛ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 72)

2• مظالمِ قریش اور سماجی نقطۂ نظر

قریش نے نبوت کے اعلان پر سخت مخالفت کی، حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے پیروکاروں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیے۔ اس دوران قریش کے سماجی، معاشرتی اور اقتصادی دباؤ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت، صبر اور انسانیت کی بلند قدریں سامنے لائیں۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 74؛
الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 72)

3 • صبرو استقلال کے مظاہرات: حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے صبر، استقامت اور ایمان کی مثال نے اسلام کی اخلاقی قوت اور انسانی وقار کو اجاگر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی میں صحابہ کرام نے نہ صرف ظلم کے سامنے صبر کیا بلکہ عدل و انصاف اور توحید کے اصولوں کو قائم رکھا۔

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 77؛ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 50)

4 • شعب ابی طالب کی محاصرت اور انسانی حقوق کے پہلو

قریش نے شعب ابی طالب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے پیروکاروں کو محصور کر دیا۔ یہ محاصرت ایک انسانی بحران تھی، جس میں بھوک، محرومی اور سماجی ظلم شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دوران حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کو صبر، حکمت اور تعاون کے ذریعے اس آزمائش سے گزارا۔

(ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، صفحہ 80؛
الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 75)

5 • قریش کے ہتھکنڈے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکمت عملی رد عمل

قریش کے مختلف ہتھکنڈوں کے باوجود حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دعوت میں حکمت، صبر، اور بصیرت کے اعلیٰ نمونے پیش کیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلے کے اندر اور باہر سماجی، اخلاقی اور سیاسی معاملات میں غیر معمولی حکمت عملی اپنائی، جو انسانی تاریخ میں قیادت اور بصیرت کی مثال بن گئی۔

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 82؛ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 55)

باب پنجم سفر و ہجرت کے پیش خیمے

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی رحمت و خاتم النبیین، کی دعوت کا یہ مرحلہ جزیرہ نما عرب کی تاریخ میں ایک سنہرہ باب ہے۔ یہ دور مکہ مکرمہ میں شدید مخالفت کے بعد بیرونی سفر، سیاسی و سماجی روابط، اور مدینہ کی جانب ہجرت کی تیاری کا تھا۔ یہ باب انسانی بصیرت، صبر و شجاعت، اور نبوی حکمت کے اعلیٰ نمونوں سے بھرا ہوا ہے۔

1• طائف کا سفر: سماجی، تاریخی اور اخلاقی تجزیہ

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کا سفر تقریباً سن چھٹی یا ساتویں بعثت میں کیا، تاکہ قریش کی مخالفت کے بعد مدنی حمایت حاصل کی جاسکے۔ طائف کے لوگ ابتدائی طور پر مخالف اور سخت گیر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق، صبر، اور محبت بھرے انداز نے اس سفر کو تاریخی اور اخلاقی اہمیت دی، اگرچہ ابتدائی طور پر وہاں پذیرائی نہ مل سکی۔ یہ واقعہ نبوت میں صبر و تحمل اور اخلاقی قیادت کی اعلیٰ مثال کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3 صفحہ 5؛ 6 تاریخ تبریز، جلد، 1 صفحہ 120)

2• حبشہ کی طرف ہجرت: سیاسی، سماجی اور مذہبی اثرات

قریش کی شدید مظالم کے باعث حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کی حفاظت اور اسلام کے ابتدائی تبلیغی حلقہ کو مضبوط کرنے کے لیے حبشہ (ایتھوپیا) کی طرف ہجرت کی۔ یہ ہجرت تقریباً سن چوتھی بعثت میں ہوئی، اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو پناہ دی۔

یہ واقعہ اسلامی تاریخ میں بین الاقوامی امن، انسانی حقوق، اور عدل و انصاف کے عملی مظاہرے کے طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔
(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 8؛ 6 تاریخ تبریز، جلد 1، صفحہ 125)

3 • معراج: روحانی، علمی اور کائناتی جہت

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج ایک غیر معمولی روحانی واقعہ ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا و آخرت کے اسرار، نماز کی فرضیت اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی اعلیٰ ترین معرفت عطا ہوئی۔ یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے علمی، روحانی اور کائناتی پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔
(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 2؛ 7 ابن حجر، الاسیرۃ، صفحہ 45)

4 • بیعتِ عقبہ: سیاسی اور تاریخی اہمیت

بیعتِ عقبہ دو مواقع پر مدینہ منورہ میں ہوئی: پہلی بیعت تقریباً چوتھی بعثت میں اور دوسری بیعت تقریباً چھٹی بعثت میں۔ مدنی قبائل نے حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسلام قبول کیا اور سیاسی، سماجی و اخلاقی حمایت کا عہد کیا۔ بیعتِ عقبہ نے مدنی معاشرت، اسلامی ریاست کے قیام، اور نبوی دعوت کے سیاسی پہلو کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔
(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 5؛ 7 تاریخ تبریز، جلد 1، صفحہ 130)

5• غارِ ثور اور ہجرت : اللہ کی نصرت اور مدینہ کی طرف استقبال

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت مکہ سے مدینہ کی جانب کی، اور اس دوران غارِ ثور میں چھپ کر قریش کی سازشوں سے محفوظ رہے۔ یہ ہجرت اسلامی تاریخ میں امن و عدل کے قیام، نبوی حکمت، اور اسلامی معاشرت کے قیام کا نقطہ آغاز ہے۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3 صفحہ 8؛ 7 تاریخ تبریز، جلد، 1 صفحہ)

باب ششم : مدینہ میں قیام نبوی اور اسلامی ریاست کے قیام

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی رحمت و خاتم النبیین، نے مدینہ منورہ میں قدم رکھا تو جزیرہ نما عرب میں انسانی زندگی، معاشرت، اخلاق، اور حکمرانی کے ایسے اصول قائم کیے جو آج بھی انسانی تاریخ کے لیے روشن مشعل ہیں۔ مدینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت، عدل و انصاف، اور اجتماعی قوانین نے ایک مثالی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔

1• مدینہ ہجرت اور استقبال

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت مدینہ منورہ میں بے حد محبت اور عقیدت کے ساتھ ہوئی۔ مدینہ کے باشندوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی رحمت، امین و امانت کے اعلیٰ معیار کے حامل کے طور پر خوش آمدید کہا۔ یہ استقبال اسلامی اخوت، اتحاد اور اخلاقی رفاقت کی عملی مثال بن گیا۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3 صفحہ 2؛ 8 تاریخ تبریز، جلد، 1 صفحہ 140)

2 • پہلا اجتماع اور مسجد نبوی کی تعمیر

مدینہ میں قدم رکھتے ہی حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے اجتماع کے لیے مسجد نبوی تعمیر کی۔ یہ مسجد نہ صرف عبادت کا مرکز تھی بلکہ اسلامی معاشرت، عدل و انصاف، تعلیم و تربیت، اور سیاسی مشاورت کا اولین ادارہ بھی بنی۔ مسجد نبوی کی بنیاد نے اسلامی ریاست میں شفاف حکمرانی اور اجتماعیت کے اصول قائم کیے۔

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 10؛1ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ 85)

3 • اجتماعی قوانین اور میثاقِ مدینہ

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدنی معاشرت کو منظم کرنے کے لیے میثاقِ مدینہ جاری فرمایا، جس میں مسلمانوں، یہودیوں اور دیگر قبائل کے حقوق و فرائض واضح کیے گئے۔ یہ میثاق انسانی معاشرت، سماجی انصاف اور بین الاقوامی تعلقات کے اصولوں کا پہلا عملی نمونہ تھا۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ 8؛8تاریخ تبریز، جلد، 1صفحہ 145)

4 • قبائل کے درمیان عدل وانصاف

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں مختلف قبائل کے درمیان عدل و انصاف قائم کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ و تنازعہ کی صورت میں ثالثی، مفاہمت اور اخلاقی اصولوں کو مقدم رکھا، جس سے نہ صرف امن قائم ہوا بلکہ معاشرتی ہم آہنگی بھی مضبوط ہوئی۔

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 12؛1
ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ 90)

5 • اسلامی ریاست کے ادارے اور نظم و نسق

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی ریاست کے لیے اہم ادارے قائم کیے، جن میں عدلیہ، فوج، بازاروں کی نگرانی اور تعلیمی ادارے شامل تھے۔ یہ ادارے نہ صرف مدینہ کی فلاح و بہبود کے لیے تھے بلکہ ایک مضبوط، منظم اور عادلانہ ریاست کے لیے نمونہ بھی قائم کیا۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ 5؛9تاریخ تبریز، جلد، 1صفحہ150)

6 • اجتماعی عبادات اور معاشرتی ہم آہنگی

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور اجتماعی عبادات کو معاشرتی ہم آہنگی اور اخلاقی تربیت کا ذریعہ بنایا۔ ان عبادات کے ذریعے مسلمانوں میں اتحاد، اخوت، اور ذمہ داری کا شعور پیدا ہوا، جو اسلامی ریاست کے استحکام کی بنیاد بنی۔

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 15؛1ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ98)

7 • مدینہ میں نبوی تعلیمات کا فروغ

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں تعلیم و تربیت کے اصول قائم کیے، جس میں قرآن کی تعلیم، اخلاقیات، اور انسانی ہمدردی پر زور دیا گیا۔ یہ اقدامات مسلمانوں میں علم و حکمت، معاشرتی شعور اور اخلاقی برتری کی بنیاد بنے۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ00؛1تاریخ تبریز، جلد، 1صفحہ)

باب ہفتم: غزوات اور اسلامی فتوحات

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی رحمت و خاتم النبیین، کی قیادت میں اسلامی فوجی اور سیاسی اقدامات جزیرہ نما عرب کی تاریخ میں ایک نادر باب ہیں۔ یہ غزوات نہ صرف دفاعی نوعیت کی تھیں بلکہ ہر معاملے میں عدل، انصاف، اور انسانی وقار کو مقدم رکھا گیا۔ ہر جنگ میں نبوی حکمت، صبر، اور اخلاقی برتری کے اعلیٰ نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

1 • غزوہ بدر: اولین فیصلہ کن معرکہ

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں مسلمانوں نے غزوہ بدر میں قریش کے مقابلے میں فتح حاصل کی۔ یہ جنگ مسلمانوں کی فوجی صلاحیتوں کو نمایاں کرنے کا سبب بنی اور اسلام کے اخلاقی اصولوں، صبر، اور ایمان کی قوت کو اجاگر کیا۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 05؛ 1 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 125)

2 • غزوہ احد: صبر و استقامت کی عملی مثال

غزوہ احد میں مسلمانوں نے ابتدائی مشکلات کے باوجود نبوی حکمت اور صبر کا عملی مظاہرہ کیا۔ اس جنگ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں نظم و ضبط، اخلاقیات، اور استقامت کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 10؛ 1 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 130)

3• غزوہ خندق: دفاعی حکمت اور اتحاد

غزوہ خندق میں حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مضبوط تدابیر، خندق کھودنے کی حکمت عملی، اور قبائل کے اتحاد کی حکمت اختیار کی۔ یہ واقعہ نبوی فطانت، سیاسی بصیرت، اور اجتماعی حکمت کی غیر معمولی مثال ہے۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ 15؛1 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 135)

4• غزوہ خیبر: فتح وعدل کے اصول

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں غزوہ خیبر میں فتح حاصل ہوئی اور عدل، اخلاق اور معاہدوں کی پاسداری کو عملی شکل دی گئی۔ یہ جنگ اسلامی ریاست کی حفاظت اور معاشرتی استحکام کا نمونہ بنی۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ 20؛1
الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد، 2صفحہ 100)

5• صلح حدیبیہ: امن و حکمت کی اعلیٰ مثال

صلح حدیبیہ میں حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمن کے ساتھ معاہدے کے ذریعے امن قائم کیا اور اسلامی تبلیغ کے دروازے کھول دیے۔ یہ واقعہ نبوی حکمت، صبر، اور عالمی سیاست میں اخلاقی اصولوں کی اعلیٰ مثال کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3صفحہ 25؛1
ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 140)

6•فتوحات مکہ: عدل و انصاف کی کامل مثال

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ میں نہ صرف دشمنوں پر رحم و کرم دکھایا بلکہ امن و عدل کے اصول قائم کیے۔ یہ واقعہ نبوی اخلاق، صبر، اور انسانی وقار کے اعلیٰ معیار کا عملی مظہر ہے۔ (ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 30؛ 1 الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 105)

باب ہشتم: آخری ایام، وصال اور پیغام اسلام

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی رحمت و خاتم النبیین، کے آخری ایام انسانی تاریخ کے لیے نورانی سبق، اخلاق اعلیٰ مثال اور علمی رہنمائی کا دور ہیں۔ یہ باب صبر، اخلاق، انسانی ہمدردی، اور امت کے لیے آخری وصیت کے اعلیٰ نمونوں سے بھرا ہوا ہے۔

1•آخری حج اور نصیحت

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشرہ ہجری میں آخری حج ادا کیا، جسے حجة الوداع کہا جاتا ہے۔ اس حج میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کے لیے جامع اخلاق، مذہبی اور سماجی ہدایات دی۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اخلاق میں بہترین ہو۔"

یہ نصیحت آج بھی انسانی زندگی اور معاشرتی قوانین کے لیے مشعل راہ ہے۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد 3، صفحہ 35؛ 1 ابن ہشام، السیرة النبویہ، صفحہ 145)

2• بیماری اور آخری ایام

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری تقریباً یوم وصال سے کچھ دن پہلے شروع ہوئی۔ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو اخلاق، تعاون، اور ایمان کے اعلیٰ اصول سکھائے، اور امت کے لیے دعا کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور صبر نے مسلمانوں میں استقامت اور حکمت کی اعلیٰ مثال قائم کی۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3 صفحہ 40؛ 1 ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، صفحہ 150)

3• وصیت اور امت کے لیے ہدایات

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وصیت میں امت کے لیے چند بنیادی اصول بیان کیے:

1. عدل و انصاف قائم رکھو۔

2. اخلاق اور ایمان کو مضبوطی سے تھامو۔

3. نماز، روزہ اور زکوٰۃ کو اپنی زندگی کا محور بناؤ۔

یہ اصول اسلامی معاشرت کی بنیاد اور امت کی فلاح و بہبود کے لیے لازمی رہنمائی ہیں۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، جلد، 3 صفحہ 45؛ 1 تاریخ تبریز، جلد، 1 صفحہ 160)

4 • وصال مبارک

حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ربیع الاول، سن 11 ہجری کو ہوا، جیسا کہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا اختتام نہ صرف ایک ذاتی اور روحانی لمحہ تھا بلکہ امت مسلمہ کے لیے ایک عظیم سبق اور رہنمائی کا ذریعہ بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد امت نے آپ کی تعلیمات، اخلاق، اور اصولوں کو اپنی زندگیوں میں نافذ کیا۔

(شاہ عبدالحق محدث دہلوی، تحفۃ الواعظین، صفحہ 120)